8889 ـ انشورنس كى حقيقت اور اس كا حكم

سوال

دور حاضر ميں پائى جانے والى تجارتى انشورنس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

1 ـ بلا كسى شك و شبہ ہر قسم كى تجارتى انشورنس واضح اور صريح سود ہے، يہ رقم كى كم يا زيادہ رقم كے ساتھ بيع ہے، اور اس ميں دونوں رقموں ميں سے ايك ادھار بھى ہے، لہذا اس ميں رباالفضل اور ربا النسيئۃ دنوں سود كى قسميں پائى جاتى ہيں.

اس ليے كہ انشورنس والے لوگوں سے رقم وصول كرليتے ہيں، اور حادثہ پيش آجانے كى صورت ميں انشورنس كرانے والے شخص سے كم يا زيادہ رقم دينے كا وعدہ كرتے ہيں، اور يہ ہى سود ہے، اور قرآنى نص كے ساتھ بہت سارى آيات ميں سود كى حرمت ثابت ہوتى ہے.

2 ـ تجارتى انشورنس كى سب اقسام كا دار ومدار جوے پر ہے، جوے كے بغير قائم ہى نہيں ہو سكتى، اور يہ نص قرآنى كے ساتھ حرام ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اے ايمان والو! بات يہى ہے كہ شراب اور جوا اور درگاہيں اور فال نكالنے كے پانسے كے تير يہ سب گندى باتيں اور شيطانى كام ہيں، ان سے بالكل الگ تھلگ رہو اور اجتناب كرو تا كہ تم كامياب ہو جاؤالمائدۃ (90)

لہذا انشورنس كى سب صورتيں نصيب اور حصوں كے ساتھ كھيل ہے، انشورنس والے كہتے ہيں كہ اتنى رقم ادا كرو اور اگر تمہارے ساتھ ايسا واقعہ ہوا تو ہم اتنى رقم ادا كرينگے، اور يہ بالكل جوا ہے، انشورنس اور جوے كے مابين فرق كرنا ايسى مخالفت ہے جسے عقل سليم قبول ہى نہيں كرتى، بلكہ انشورنس والے تو خود يہ تسليم كرتے ہيں كہ

انشورنس جوا ہے.

3 ـ تجارتی انشورنس كی سب اقسام دھوكہ و فراڈ ہيں، اور بہت سی احاديث كی رو سے دھوكہ و فراڈ حرام ہے.

ان احاديث ميں ابوھريرہ رضی اللہ تعالى عنہ كی حديث بھی ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيع الحصاۃ اور دھوكہ كی بيع منع فرمائی" امام مسلم نے اسے صحيح مسلم ميں روايت كيا ہے.

تجارتی انشورنس كی سب اقسام كا اعتماد دھوكہ و فراڈ پر ہے، بلكہ فحش قسم كے دھوكہ پر مبنی ہے، لہذا انشورنس كی سب كمپنياں اور ہر انشورنس كی تجارت كرنے والا كسی غير احتمالی خطرہ كی انشورنس كروانے سے منع كرتا ہے.

يعنی خطرے كے وقوع اور عدم وقوع كا احتمال ضرور ہو تا كہ وہ انشورنس كے قابل ہو سكے، اور اسی طرح وقوع كا وقت اور اس كی مقدار كا علم بھی روكا جاتا ہے، تو اس طرح اس انشورنس ميں تين قسم كا واضح اور فحش دھوكہ جمع ہے.

4 ـ تجارتی انشورنس كی سب صورتيں باطل طريقہ سے لوگوں كا مال ہڑپ كرنا ہے، اور يہ قرآنی نص سے حرام ہے.

ارشاد باری تعالى ہے:

اے ايمان والو! تم آپس ميں اپنا مال باطل طريقہ سے نہ كھايا كرو

لہذا تجارتی انشورنس كی سب انواع اور صورتيں باطل طريقہ سے لوگوں كا مال ہڑپ كرنے كا ايك طريقہ اور حيلہ ہے، جرمنی كے ماہر شخص كے دقيق اعداد و شمار نے يہ ثابت كيا ہے كہ لوگوں كو دی جانے والی رقم جمع كردہ رقم كا 2.9 % فيصد بھی نہيں بنتی.

لہذا انشورنس امت كے ليے ايك عظيم خسارہ اور نقصان ہے، كفار كا فعل حجت نہيں جو انشورنس كو موت كی طرح ناپسند كرنے كے باوجود انشورنس كروانے پر بہت زيادہ مجبور ہو چكے ہيں.

يہ تو شريعت كی عظيم مخالفات كا ايك پہلو ہے جن كے بغير انشورنس قائم ہی نہيں رہ سكتی، ليكن بہت سی دوسری مخالفات ايسی بھی ہيں جن كے ليے يہ مقام كافی نہيں، اور ان كے ذكر كرنے كی بھی كوئی ضرورت نہيں، كيونكہ اوپر جس ايك مخالفت كا ذكر كيا جا چكا ہے اسے اللہ تعالى كی شريعت ميں عظيم منكرات اور حرام كردہ اشياء ميں شامل

کرنے کے لیے وہی کافی ہے.

افسوس تو اس بات پر ہے کہ بعض لوگ انشورنس کمپنیوں کے ایجنٹوں کی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکہ میں آجاتے ہیں مثلا اسے تعاونی یا تکافلی اور اسلامی انشورنس کا نام دیتے ہیں، یا اس طرح کے اور ناموں سے موسوم کرتے ہیں، حالانکہ یہ نام اس کی باطل حقیقت سے کچھ بھی بدل نہیں سکتے.

اور انشورنس کی داعی ایجنٹ حضرات کا یہ دعوی کرنا کہ علماء کرام نے تعاونی انشورنس کے نام سے موسوم انشورنس کے حلال ہونے کا فتوی دیا ہے، یہ کذب بیانی اور بہتان ترازی ہے، اور اس میں خلط ملط ہونے کا سبب یہ ہے کہ انشورنس کی دعوت دینے والے بعض ایجنٹوں نے علماء کرام کو ایک کھوٹی اور ناقص قسم کی درخواست دی جس کا انشورنس کی اقسام و انواع کے ساتھ سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں، اور انہوں نے کہا کہ یہ انشورنس کی ایک قسم اور (اس کی تزیین اور لوگوں پر خلط ملط کرنے کے لیے) اسے تعاونی انشورنس کے نام سے موسوم کردیا، اور کہنے لگے کہ:

یہ خالص لوگوں کے تعاون اور فنڈ میں سے ہے، اور یہ اس تعاون میں سے ہے جس کا اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں حکم دیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کاتعاون کرتے رہا کرو

اور اس کا مقصد لوگوں کو پہنچنے والے خطرات اور تکالیف میں تعاون کرنا، صحیح یہی ہے کہ جسے وہ تعاونی انشورنس کا نام دیتے ہیں وہ بھی انشورنس کی دوسری اقسام کی طرح ہی ہے، اختلاف صرف شکل اور کیفیت میں ہے لیکن حقیقت اورجوہر میں کوئی فرق نہیں، یہ خالصتا فنڈ اور تعاون سے بہت زیادہ دور ہے اس سے کے ساتھ تو دور کا تعلق نہیں پایا جاتا، اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں تعاون سے بھی بہت بعید ہے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتی، بلکہ بلا کسی شك و شبہ یہ تو برائی معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے, اس کا مقصد لوگوں کی تکلیف اور مصائب میں تخفیف اور اصلاح نہیں، بلکہ اس کا مقصد لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال ہڑپ کرنا ہے، لہذا یہ بھی قطعی طور پر انشورنس کی دوسری اقسام کی طرح حرام ہے، اس لیے انہوں نے جو کچھ علماء کے سامنے پیش کیا ہے وہ انشورنس کی اصل کو ختم نہیں کرتی.

اور بعض جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ جمع کردہ رقم کا کچھ حصہ واپس کر دیا جاتا ہے، تو یہ کسی بھی چیز کو تبدیل

نہیں کرتا، اور نہ ہی انشورنس کو سود اور جوے اور دھوکہ و فراڈ اور لوگوں کے مال کو ناحق اور باطل طریقہ سے ہڑپ کرنے سے بچاتا ہے، اور نہ ہی اسے اللہ تعالی پر توکل کے منافی ہونے سے بھی محفوظ نہیں کرتا، اور اسی طرح دوسری حرام کردہ سے بھی، بلکہ یہ تو دھوکہ و فراڈ اور تلبیس ہے، جو مزید تفصیل چاہتا ہے وہ (انشورنس اور اس کے احکام) کا مطالعہ کرے.

میں ہر دینی غیرت رکھنے والے اور اللہ تعالی اور آخرت کے دن کی ملاقات کی امید رکھنے والے مسلمان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کا تقوی اختیار کرے، اور انشورنس سے اجتناب کرے چاہے وہ جس طرح کے بھی برات کے حلے زیب تن کرے اور زرق برق لباس پہنا کر انشورنس کو پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہو وہ پھر بھی بلاشك وشبہ حرام اور سحت ہی ہے، وہ اس سے اپنے دین اور مال کی بھی حفاظت کر سکتا ہے، اور امن و امان کے مالك اللہ سبحانہ وتعالی سے امن کی نعمت بھی حاصل کرسکتا ہے.

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو دینی بصیرت سے نوازے، اور اللہ رب العالمین کو راضی کرنے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے.